منصب، ایک بارِ امانت

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دینی واخلاقی نقطۂ نظر سے عہدہ اور منصب ایک گراں بار ذمہ داری ہے جو خالق کائنات کے احکام کے مطابق مخلوق خدا کی خدمت اور دادرسی سے عبارت ہے، منصب جتنا اونچا اور اہم ہوگا اس کے حقوق کی رعایت اتنی ہی ضروری ولازمی ہوگی۔ بلند نظری خوش خلقی ہمدردی وخیر خواہی اور مخلوق خدا کی راحت رسانی کی فکر ہر اُس شخص کے پیش نظر ہونی چاہئے، جسے اللہ تعالیٰ حکومت کے کسی منصب یا عہدہ پر فائز فرمائیں۔

نگہ بلند، سخن دلنواز جان پرسوز   یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لئے

ہم اگر اپنی تاریخ پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ دنیا کو جہانبانی اور جہانگیری کے آداب واصول درحقیقت اسلام نے سکھائے ہیں، رعایا کے حقوق کی رعایت جس قدر اسلام کی ہے اور انسانی مساوات کا جو چارٹر اور منشور اسلام نے پیش کیا ہے دنیا کی مہذب اور جمہوری کہلانے والی حکومتیں اس کا عشر عشیر بھی پیش نہیں کرسکیں، پیغمبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کے جانشین سیدنا صدیق اکبرؓ ہوئے ہیں، جو امورِ مملکت میں اس قدر مصروف ہوتے کہ ذاتی کام کاج کیے لئے وقت نہ ملتا، تاہم کسی نہ کسی طرح تھوڑا سا وقت نکال کر مدینہ کے بازار میں کپڑا بیچتے، زیادہ وقت خلافت کی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں مصروف ہوجاتا۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ ابوبکرؓ کپڑا بیچنے کے لئے بازار کی طرف جارہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ ''اے خلیفۃ المسلمین آپ کو اپنا وقت کاروبار میں ضائع نہیں کرنا چاہئے مسلمانوں اور اسلام کے معاملات اس کاروبار سے زیادہ اہم ہیں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے جواب دیا ''میں نے اندوختہ جمع نہیں کیا اگر یہ کام نہ کروں تو اپنے بچوں کو کیا کھلاؤں؟'' حضرت عمرؓ نے تجویز پیش کی کہ خلیفہ

کے اخراجات مسلمان ادا کر سکتے ہیں، آپ اخراجات کے لئے بیت المال سے کچھ رقم لے لیا کیجئے۔

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کی یہ تجویز دوسرے صحابہ کرام کے سامنے رکھی۔ تمام صحابہؓ نے حضرت عمرؓ کی تجویز کو منظور کیا اور یہ طے پایا کہ خلیفہ اپنے اور اپنے اہل خانہ کے اخراجات کے لئے بیت المال سے اس قدر رقم لے لیا کریں گے جس سے ان کی ضروریات پوری ہوسکیں۔

یہ وظیفہ اس قدر کم تھا کہ حضرت ابوبکرؓ اور ان کے خاندان کا بمشکل گزارہ ہوتا ایک مرتبہ گھر میں کھانا کھاتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ کو میٹھی چیز کی خواہش ہوئی۔ انہوں نے اپنی بیوی سے پوچھا ''میں کوئی میٹھی چیز کھانا چاہتا ہوں، کیا گھر میں اس قسم کی کوئی چیز ہے؟'' بیوی نے جواب دیا ''بیت المال سے ہمیں جو رقم ملتی ہے اُس سے بمشکل گزارہ ہوتا ہے، اتنا بچتا ہی نہیں کہ کوئی میٹھی چیز تیار کی جائے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ یہ جواب سن کر خاموش ہوگئے چند روز گزرنے کے بعد وہ گھر میں کھانا کھا رہے تھے۔ کھانے کے بعد بیوی نے میٹھا پیش کیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ اسے دیکھ کر حیران ہوئے اور پوچھا ''یہ میٹھا کہاں سے آیا ہے''؟ بیوی نے جواب دیا ''ہمیں اخراجات کے لئے بیت المال سے جو وظیفہ ملتا ہے میں روزانہ اُس میں سے کچھ بچانے لگی تھی۔ آج بلآخر اس قدر پیسے جمع ہوگئے جس سے یہ میٹھی چیز تیار ہوسکتی تھی اس لئے میں نے آپ کے لئے تیار کرلی''۔ حضرت صدیق اکبرؓ چند لمحے خاموش رہے، پھر فرمایا اس کا مطلب ہے کہ ہمیں بیت المال سے جو وظیفہ ملتا ہے وہ ہماری ضرورت سے زیادہ ہے۔ ہمیں بیت المال سے اپنی ضرورت سے زیادہ نہیں لینا چاہئے، اسکے بعد انہوں نے بیت المال کے نگران کو ہدایت کی کہ ان کے وظیفہ میں اتنی رقم کم کردی جائے۔

اسلامی تاریخ کے اس زرّیں واقعہ سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ ہمارے اسلاف نے منصب کی نزاکتوں کا کہاں تک خیال کیا۔ ہمیں حضرت صدیق اکبرؓ کے اس واقعہ سے کم از کم اتنا سبق تو ضرور لینا چاہئے کہ اپنے فرائض منصبی دیانت کے ساتھ ادا کریں اور اپنے منصب اور عہدہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کسی قسم کی رشوت، خیانت اور بے ضابطگی سے احتراز کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق سے نوازیں۔ (آمین)

☆☆☆